کامل درود ابراہیمی
اور
ایک اہم فتویٰ
مسلم کتابوی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کامل درود ابراہیمی شریف

اور

ایک اہم فتویٰ

از قلم

شارح حدیث نجد ظہور احمد جلالی

ناشر: مسلم کتابوی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

کامل درود ابراہیمی شریف

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں موجود تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوگئے تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے

اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ۔

کہ یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر صلاۃ (درود) بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپ کی بارگاہ میں کیسے درود پیش کریں؟

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس پر حضور ﷺ خاموش ہوگئے حتیٰ کہ ہم نے تمنا کی یہ سوال ہی نہ کرتے۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا تم یوں عرض کرو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ۔

اے اللہ (اپنے حبیب) محمد اور ان کی آل پر درود نازل فرما جس طرح کہ تو نے (حضرت) ابراہیم کی آل پر درود نازل فرمایا اور (اپنے حبیب) محمد اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے (حضرت) ابراھیم کی آل پر تمام جہانوں میں برکتیں نازل فرمائیں

نیز فرمایا

وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ — اور سلام اسی طرح ہے جیسا کہ تم جان چکے ہو

مسلم شریف ج ۱ ص ۱۷۵

اس حدیث شریف میں سوال کرنے والے ۱۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے علاوہ یہی سوال

۲۔ حضرت کعب بن عجرہ

۳۔ حضرت زید بن خارجہ

۴۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ انصاری

۵۔ حضرت ابو ہریرہ

۶۔ حضرت عبد الرحمٰن بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنھم

نے بھی کیا تھا

ان چھ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سوالات کے جوابات میں حضور اکرم ﷺ نے صلاۃ (درود) کی تعلیم دی ہے اور سلام پہلے والا برقرار رکھتے ہوئے فرمایا لیکن سلام وہی ہے جس کا تمہیں علم ہے۔

امام نووی علیہ الرحمۃ اس حدیث شریف کی تشریح میں فرماتے ہیں

مَعْنَاهُ قَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيَّ فَاَمَّا الصَّلَاةُ فَهٰذِهٖ صِفَتُهَا اَمَّا السَّلَامُ فَكَمَا عَلِمْتُمْ فِي التَّشَهُّدِ وَهُوَ قَوْلُهُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری بارگاہ میں صلاۃ و سلام پیش کرنے کا حکم دیا ہے صلاۃ کا طریقہ یہ ہے

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ الخ"

اور لیکن سلام جیسا کہ تم تشہد میں جان چکے ہو وہ سلام یہ ہے (بطورِ انشاء)
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه،

مسلم شریف ج ا ص ۱۷۵

اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
قَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْهِ اِشَارَةٌ اِلَى السَّلَامِ الَّذِيْ فِي التَّشَهُّدِ وَهُوَ قَوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه، (الى) تَفْسِيْرُ السَّلَامِ بِذٰلِكَ هُوَ الظَّاهِرُ
امام بیہقی فرماتے ہیں اس سوال میں تشہد والے سلام کی طرف اشارہ ہے یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه، عرض کرنا (الی) سلام کی یہی تفسیر ظاہر ہے

فتح الباری ج ۱۱ ص ۱۸۶

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں سوال کے الفاظ یوں ہیں
فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ
کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے کا طریقہ ہمیں بتا دیا ہے
کی تشریح میں خاتم المحدثین حضرت ملا علی قاری رَحِمَهُ اللّٰهُ الْبَارِي فرماتے ہیں
بِاَنْ نَقُوْلَ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ الخ كَذَا قِيْلَ حَاصِلُه، اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَنَا بِالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ وَقَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
کہ ہم سلام پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه،
جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔
اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو چیزوں کا حکم دیا
۱۔صلاۃ پیش کرنا ۲۔سلام عرض کرنا اور ہم سلام پیش کرنے کا طریقہ جان چکے ہیں" کہ

عرض کرتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه"

مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۲ ص ۳۳۷

چھ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سوالات اور ان کے جوابات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ
جب آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَه، يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا
ترجمہ۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

الاحزاب۔۵۸

نازل ہوئی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس سے دو حکم سمجھے
۱۔صلاۃ کا حکم ۲۔سلام کا حکم
چونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سلام کی کیفیت سے واقف تھے
کہ سلام سے مراد تشہد میں پیش کیا جانے والا اسلام ہے جو ہم یوں عرض کرتے ہیں
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه،

(نوٹ) علم و عقل اور ذوق مطالعہ کے حامل حضرات بخوبی آگاہ ہیں کہ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
دراصل اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ تھا
اہل عرب ایسے موقع پر یا حرف ندا کو عموماً حذف کر دیتے ہیں
يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ کی جگہ اَيُّهَا الرَّجُل پر اکتفا کرتے ہیں
یہ بات علم نحو کی ہر کتاب میں موجود ہے اس بات کو اہل محبت کے علاوہ اعداءِ سلام خطاب بھی جانتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ کہنا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ کہنا

يَا نَبِيُّ سَلَامٌ عَلَيْكَ کہنا

ان سب کا مفہوم، مصداق اور مدعیٰ ایک ہی ہے

ان کے جوابات میں حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اس سوچ کو صحیح قرار دیا۔
انہیں صلاۃ کی تعلیم دیتے ہوئے پہلے والے سلام کو برقرار رکھا

خلاصہ کلام یہ ہے کہ

۱۔قرآن پاک نے دو چیزوں کا حکم دیا ہے

۲۔رسول اللہ ﷺ نے دو چیزوں کی تعلیم دی ہے

۳۔صحابہ کرام علیہم الرضوان نے قرآن عزیز سے دو ہی چیزیں سمجھی ہیں

۴۔قیاس صحیح کا تقاضا بھی یہ ہے کہ سلام تو تمام مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو بھی پیش کرتے رہتے ہیں جبکہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم کا حق تمام مسلمانوں کے جملہ حقوق سے کہیں زیادہ و بلند و بالا ہے لہذا آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں تحفہ وتحیہ پیش کرتے وقت وہ انداز ہونا چاہیے جو تمام سے بلند اور نمایاں ہو اس کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت بابرکت میں تحفہ وتحیہ پیش کرتے وقت فقط سلام ہی نہ ہو بلکہ صلاۃ بھی شامل ہو اور ایک مسلمان اپنے نبی ﷺ کی بارگاہ میں جب تحفہ وتحیہ پیش کرے تو صرف یہ نہ کہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

بلکہ صلاۃ بھی شامل کرے اور یوں عرض کرے

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

خاتم المحدثین حضرت علامہ امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ متوفی ۸۵۲ھ حدیث صلاۃ وسلام کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ذَهَبَ الْجُمْهُوْرُ اِلَى الْاِجْتِزَاءِ بِكُلِّ لَفْظٍ اَدّٰى الْمُرَادَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ ﷺ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ قَالَ فِيْ اَثْنَاءِ التَّشَهُّدِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

اَجْزَءَ۔

جمہور علماء کا ارشاد یہ ہے کہ جن لفظوں سے بھی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں درود شریف پیش کرنے کا مدعیٰ مقصد پورا ہو جائے ان لفظوں سے درود شریف پیش کرنا کفایت کرے گا حتی کہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص تشہد میں یوں عرض کرتا ہے

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

تو یہ (حکم کی بجا آوری میں) کفایت کرے گا

فتح الباری ج ۱۱ ص ۱۹۹

الغرض درود وسلام جن الفاظ سے بھی ادا کیا جائے آیہ کریمہ پر عمل ہو جائے گا مگر سب سے افضل وہی درود شریف ہے جس کے الفاظ حضور ﷺ سے منقول ہوں

لہذا اگر کوئی غلام نبی مکرم ﷺ درود ابراہیمی شریف پڑھے تو یہ سب سے عمدہ ہے شرط یہ ہے کہ آدمی چاروں اصول شرع ۱۔قرآن عزیز ۲۔حدیث شریف ۳۔اجماع صحابہ کرام علیہم الرضوان اور ۴۔قیاس صحیح پر عمل کرتے ہوئے کامل درود شریف پیش کرے جس میں

۱۔صَلُّوْا عَلَيْهِ ۲۔وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

دونوں امروں کی بجا آوری ہو جائے تو اس کی صورت یوں ہوگی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى

آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

یہ ہے کامل درود ابراھیمی شریف مزید برآں اس کے ساتھ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ بھی شامل کرلیا جائے تو یہ نورٌ علی نورٌ ہوگا

کامل درود ابراھیمی شریف کے متعلق یہ چند فوائد علماء اہل اسلام کے کلمات طیبات سے منقول پیش خدمت ہیں اللہ تعالی اس حقیر پر تقصیر اور فقیر کے علمی سرپرست و معاونین کے لیے رضائے الٰہی ،خوشنودی مصطفےٰ ﷺ اور نجات آخرت کا ذریعہ بنائے

آمِیْن بِجَاہِ طٰہٰ وَ یٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ظہور احمد جلالی

۱۵ ذیقعد ۱۴۳۴ھ

۲۲ ستمبر ۲۰۱۳ء

نوٹ۔ اسکے ساتھ درود شریف کے متعلق ایک اہم فتوی شامل اشاعت کیا جاتا ہے امید ہے کہ اہل محبت اسے پسند کرتے ہوئے خاتمہ بالایمان کی دعا سے نوازیں گے اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت میں محض دلی خیرخواہی سے آگے نکل کر عملی طور پر بھی حصہ لیں گے

محترم جناب مفتی صاحب زید عنایۃٗ دار العلوم محمدیہ مانگا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از سلام گزارش ہے کہ مکتبۃ البشریٰ کی طبع کردہ کتاب ''زاد السعید فی الصلوۃ علی النبی الوحید'' صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ اس میں صفحہ نمبر 16 پر درمختار کے حوالہ سے یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کہ

درمختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور آواز بلند کرنا جہل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں قابل ترک ہے۔ درمختار رقم ۴۴۱۹ (مذکورہ صفحہ کی فوٹو کاپی حاضر ہے)۔

جناب سے گزارش یہ ہے کہ اس اہم ترین حوالہ کی عربی عبارت مع ترجمہ سے نواز کر ممنون فرمائیں۔

تاکہ احباب کو اس مسئلہ میں مزید اطمینان حاصل ہو اور کسی قسم کے طعن و تشنیع سن کر پریشان نہ ہوں۔

والسلام

عبدالحفیظ مدنی

معرفت حافظ الطاف صاحب

رشید ٹاؤن مانگا منڈی لاہور

نوٹ: جوابی رجسٹری کیلئے ڈاک ٹکٹ حاضر خدمت ہیں۔

عبدالحفیظ مدنی 29-4-2013

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

الجواب بعون اللہ الملک الوھاب

صورت مسؤلہ میں درج کتاب زادالسعید اور درمختار کا مطالعہ کیا گیا تو صورتحال عجیب نظر آئی۔ نیز انہی دنوں ایک صاحب نے فون پر فضائل درود شریف مؤلفہ مولوی زکریا سہارنپوری کے حوالہ سے بھی یہ بات پوچھی تھی۔ چونکہ درمختار ہمارے کتب خانہ میں موجود نہ تھی بازار سے خرید کر مطلوبہ مقام کا مطالعہ کیا گیا: اور

ا-تبلیغی نصاب کے حصہ فضائل درود شریف ص ۷۰،۷۱،۷۷ چوتھی فصل کا آخری حصہ مؤلفہ بالقابہ المکتوبہ شیخ الحدیث مولانا زکریا سہارنپوری

۲-زادالسعید ص ۱۶ مؤلفہ بالقابہ المتعلیہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی

۳-اور درمختار کا تقابلی جائزہ لیا گیا تو صورت احوال یوں نظر آئی کہ درمختار شریف کی درود شریف کی بحث میں امام علامہ محمد بن علی الحصفکی المعروف بعلاء الدین حصکفی علیہ الرحمۃ متوفی ۱۰۸۸ھ تحریر فرماتے ہیں کہ

و ازعاج الاعضاء برفع الصوت جھل وانما ھی دعاء له والدعاء یکون بین الجھر والمخافة

ترجمہ: کہ بلند آواز سے درود شریف پڑھتے وقت جوڑوں کو حرکت دینا جہالت ہے۔

کیونکہ ''درود شریف'' پڑھنے والے کے حق میں یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں دعا ہے اور دعا جہر (بلند آواز سے پڑھنے) اور مخافت (آہستہ پڑھنے)

کے درمیان ہوتی ہے۔ (کہ آواز نہ زیادہ بلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ)

(درمختار مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ لاہور ۲۸۳۔ج ۲)

اس عبارت سے واضح ہو رہا ہے کہ درود شریف قدرے بلند آواز سے پڑھا جائے نہ کہ بالکل آہستہ آواز سے۔ نیز بلند آواز سے درود شریف پڑھتے وقت جوڑوں کو حرکت دینا جہالت ہے۔

جس سے پتہ چلتا ہے کہ صاحب درمختار جوڑوں کو حرکت دینے کو جہالت قرار دے رہے ہیں نہ کہ بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کو۔

ازعاج الاعضاء برفع الصوت کے الفاظ سے ہی بلند آواز سے درود شریف کا جواز نظر آ رہا ہے جب کہ امام حصفکی علیہ الرحمہ نے اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اس جواز کو مزید واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ درود شریف ایک دعا ہے اور دعا نہ بالکل آہستہ ہوتی ہے اور نہ ہی زیادہ بلند آواز سے۔

یعنی آواز قدرے بلند ہو، لہجہ دھیمہ ہو، انداز سراسر محبت والا ہو پھر درود شریف پیش کیا جائے۔

البتہ بلند آواز سے درود شریف پڑھتے وقت کوئی شخص یا گروہ ہاتھ پاؤں مارے گایا (طبعی حرکت سے ہٹ کر) اپنے جوڑوں کو حرکت دے گا تو یہ حرکت دینا جہالت ہے۔

درمختار کی عبارت کی وضاحت کے بعد اب آئے تبلیغی نصاب کو دیکھتے ہیں۔

واضح ہوا کہ مولوی زکریا سہارنپوری کو دیوبندی حضرات بالخصوص تبلیغی جماعت سے وابستہ دیوبندی

صاحب سرِّ نبی یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دان صحابی کا لقب دیتے ہیں:

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کیا آج کے دور میں کوئی شخص صحابی ہوسکتا ہے۔ چہ جائیکہ وہ رازدان صحابی بن جائے۔ دجل وفریب کی دنیا میں یہ انوکھا دجل ہے۔ ملاحظہ ہوالاصابہ جلد ۱ ص ۶۰۶

نیز اسے شیخ الحدیث کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

دیوبند کے صاحب سر نبی (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور شیخ الحدیث صاحب نے تبلیغی نصاب میں اپنے آٹھ رسائل جمع کئے تھے اور اس مجموعہ کا نام تبلیغی نصاب رکھا۔ وہ آٹھوں رسائل ترتیب ذیل سے شامل ہیں:

۱-فضائل تبلیغ

۲-فضائل نماز

۳-فضائل قرآن

۴-فضائل ذکر

۵-فضائل رمضان

۶-فضائل درودشریف

۷-حکایات صحابہ

۸-مسلمانوں کی پستی کا واحد علاج

بعد میں اس کتاب کا نام بدل کر فضائل اعمال رکھ دیا گیا اور فضائل درود شریف والا حصہ کتاب سے خارج کر دیا گیا۔ مزید برآں کتاب کی ترتیب بدل کر یوں بنادی گئی۔ موجودہ ترتیب اور سابقہ ترتیب ملاحظہ فرمائیں۔

موجودہ ترتیب	سابقہ ترتیب
۱-حکایات صحابہ	۱-فضائل تبلیغ
۲-فضائل نماز	۲-فضائل نماز

موجودہ ترتیب	سابقہ ترتیب
۳-فضائل تبلیغ	۳-فضائل قرآن
۴-فضائل ذکر	۴-فضائل ذکر
۵-فضائل قرآن مجید	۵-فضائل رمضان
۶-فضائل رمضان	۶-فضائل درودشریف
۷-مسلمانوں کی پستی کا واحد علاج	۷-حکایات صحابہ
۸-دیوبند کی بکری کھا گئی	

کتاب کی ترتیب بھی بدل دی گئی۔ کتاب کا نام بھی بدل دیا گیا اور ظلم کی انتہا یہ کہ فضائل درود شریف والا حصہ کتاب سے خارج کر دیا گیا۔

فقیر کے پاس اصل کتاب فضائل درود شریف سمیت بھی موجود ہے۔ تبدیل کی گئی فضائل درودشریف سے خالی کتاب مسمّٰی بہ فضائل اعمال بھی موجود ہے جو شخص جب چاہے ملاحظہ کرسکتا ہے۔

تبلیغی نصاب بعد از تحریف فضائل اعمال ''جو کہ ان حضرات کے نزدیک انجیل مقدس کا درجہ رکھتی ہے'' میں اس شیخ الحدیث صاحب نے جو گل کھلائے ہیں اس کی کسی قدر جھلک مقالات جلالیہ میں دیکھی جا سکتی ہے یا ضیغم اسلام ابن اسد اللہ الغالب حضرت علامہ قاری سید محمد عرفان مشہدی دامت برکاتہ کے کیسٹوں سے سنی جا سکتی ہے۔ مولوی زکریا سہارنپوری لکھتے ہیں کہ:

''درمختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور آواز بلند کرنا جہل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ نماز کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں قابل ترک ہے۔

پرانا تحریف سے پہلے والا تبلیغی نصاب ص ۷۷۰،۷۷۱

اس عبارت کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ:

درمختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور آواز بلند کرنا جہل ہے۔

مولوی زکریا سہارنپوری نے درمختار کا حوالہ دینے میں پوری طرح بددیانتی اور خیانت سے کام لیا ہے۔

قرآن عزیز میں یہودیوں کے ذکر میں متعدد بار وارد ہے۔

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ

ترجمہ: اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں۔ (المائدہ:۱۳)

عفریت الدیابنہ کی بھڑک

کتاب تبلیغی نصاب فرقہ دیوبندیہ بالخصوص تبلیغی جماعت کے ہاں کس قدر اہمیت کی حامل ہے اس کی ایک جھلک

عفریت الدیابنہ مولوی طارق جمیل

کی اس بھڑک سے دیکھی جا سکتی ہے جو مولوی صاحب نے پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد میں ۱۱ جنوری ۲۰۰۲ء کو تقریر کرتے ہوئے ماری ہے۔

عفریت الدیابنہ انتہائی ترنگ میں آکر کہتے ہیں کہ

سنو تو سہی۔ ان کی کیا کہتے ہیں؟ غلط کہیں تو نکال کے باہر پھینک دینا۔

اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو بٹھاؤ (الی) نہ خود سکھاتے ہو نہ رہنے دیتے ہو (الی) آپ ان کو اٹھا کر مسجدوں سے باہر پھینک دیتے ہیں (الی) کہاں کا اخلاق ہے (الی) کچھ پنجاب کے کے اخلاق بھی تھے (الی)

اچھا سن تو لو کہتے کیا ہیں؟

ان کے پاس ایک کتاب ہے وہ پڑھو۔ اس میں کوئی ایسی بات ہو تو ان کو پکڑو۔

لیکن یہ کیا اندھا دھند بس ٹھیک ہے ٹھیک

نکلو نکلو (الی) جاؤ تہاڈے بیڑے بڑ جاون (یعنی تمہارے بیڑے غرق ہو جائیں)

اس خیانت علمی کے متعلق حضور سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تناصحوا فی العلم فان خیانۃ احد کم فی علمہ اشدمن خیانتہ فی مالہ وان اللہ سائلکم یوم القیامۃ

---

۱۱ جنوری ۲۰۰۲ء کو عفریت الدیابنہ کا پنڈی بھٹیاں میں خطاب

یہ وہی مشہور تقریر ہے جس کے اختتام پر عفریت الدیابنہ نے ان الفاظ شنیعہ سے دعا کی:

اللہ تو سامنے ہو ہم تیرے پاؤں پکڑ لیں ہم تیرے پاؤں پکڑ لیں ہم تیری گود میں گر جائیں ہم تجھے منائیں۔

عفریت الدیابنہ کی دعا کے متعلق فی الوقت اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ فتاویٰ شامی ص ۲۸۵ ج ۲ میں ہے۔

ایسے الفاظ سے دعا مانگنا حرام ہے جو جلال ربوبیت کے منافی ہوں۔

البتہ ان کی پہلی بات کہ

"ان کے پاس ایک کتاب ہوتی ہے وہ پڑھو اس میں کوئی ایسی بات ہو تو ان کو پکڑو"۔

کے متعلق عرض ہے کہ مولوی طارق جمیل صاحب! فقیر 2003ء سے لے کر آج کے تاریخی دن 11 مئی 2013ء تک تبلیغی نصاب (جو کہ تمہارے نزدیک انجیل مقدس کا درجہ رکھتی ہے) کی متعدد فحش اغلاط حدیث شریف کے حوالے سے مولوی زکریا سہارنپوری کی خیانتیں اور غلط بیانیاں تقریر و تحریر کے ذریعہ واضح کر چکا ہے اور

اب بھی آپ کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے

دعوت دیتا ہے کہ آؤ استرا اور بسترا ساتھ لاؤ اگر فقیر تمہاری انجیل مقدس کے درجہ والی کتاب تبلیغی نصاب میں خیانتیں ثابت نہ کر سکا تو فقیر کی زبان اور ہاتھ کاٹ دینا۔

جب کہ حقیقت حال یہ ہے کہ تمہاری یہ کتاب خیانتوں اور بددیانتیوں پر مشتمل ہے۔ ان کو ملاحظہ کرتے ہوئے انصاف سے کام لیتے ہوئے چلہ کشی والے بستر کو آگ لگا کر صدق دل سے اہل السنۃ والجماعۃ کا سچا اور سچا عقیدہ قبول کر لو۔

کیونکہ نجات اخروی صرف اور صرف اہل السنۃ والجماعۃ کے سچے اور سچے عقیدہ پر ہی موقوف ہے۔

والحمد للہ علٰی ذٰلک وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا محمد و آلہٖ واصحابہ وسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کے معاملہ میں ایک دوسرے سے خیر خواہی اختیار کرو کیونکہ تمہاری علم کے معاملہ میں خیانت تمہاری مالی خیانت سے زیادہ شدید (قبیح) ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تم سے (اس بارے میں) پوچھے گا۔ (مجمع الزوائد ص ۱۴۱ ج ۱)

علامہ ابن تیمیہ حرانی خیانت علمی کی مذمت میں لکھتے ہیں:

وکذلک کذبہم فی العلم من اعظم الظلم کہ ان لوگوں کے بڑے بڑے مظالم میں سے عظیم ظلم علمی معاملہ میں جھوٹ بولنا ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۸ ص ۸۶)

درمختار میں درود شریف پڑھتے وقت حرکت اعضاء کو جہل قرار دیا گیا ہے جو کہ بالکل درست ہے۔

آدمی پرسکون رہ کر، باوقار انداز میں، یکسو ہو کر، اپنی توجہ کو سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات میں مرکوز کرتے ہوئے یہ جزم رکھ کر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل محبت کا پیش کردہ درود شریف خود سماعت فرماتے ہیں اور جواب کریمانہ سے نوازتے ہیں۔

درود وسلام پیش کرے

احمقانہ انداز میں ہاتھ بلند کرتے ہوئے، اچھلتے کودتے ہوئے درود شریف پڑھنا یقیناً جہالت ہے۔

درمختار کے حوالہ سے بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کو جہل کہنا بجائے خود جہالت، بددیانتی، خیانت علمی، بدترین بے حیائی، مجرمانہ حرکت اور درود شریف سے کھلم کھلا بغض ہے۔

نعوذ باللہ تعالیٰ من ذالک

ماشاء اللہ شیخ الحدیث کا لقب پانے والے مولوی زکریا سہارنپوری کیا اتنی سی عبارت

ازعاج الاعضاء برفع الصوت جهل

سمجھنے کی بھی صلاحیت نہیں رکھتے۔ ظاہر ہے کہ متعدد کتب کا مصنف ہو۔ شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہو۔ ایک عام اور سادہ عبارت نہ سمجھ پائے۔ یہ نہیں ہو سکتا تو پھر اس کے سوا کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ کہ اہل محبت کا بلند آواز سے درود شریف پڑھنا شیخ الحدیث صاحب کو گوارا نہیں ہے تو اس نے اپنے اس قلبی روگ کی درمختار کی آڑ میں علاج کرنے کی بے سود اور فضول حرکت کی ہے۔

ماشاء اللہ قربان جائیں ایسی برگزیدہ ہستی صاحب سر نبی نہ ہو تو کیا ہو؟

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

مزید برآں شیخ الحدیث سہارنپوری کی کتب بالخصوص تبلیغی جماعت کی انجیل مقدس میں مسائل کی طرف توجہ کم ہے اور اکابرین دیوبند کی توصیف وتعارف، تشہیر اور تزکیہ کی طرف زیادہ ہے کیونکہ اکابرین دیوبند اپنی گستاخانہ عبارات بالخصوص مثلاً:

مولوی قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں لکھا:

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکہ صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو یہ

بات گوارا نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا
وہم ہے" آخر اس وصف میں اور قد وقامت وشکل ورنگ وحسب

(تحذیر الناس ص ۴/۵ مطبوعہ دارالاشاعت اُردو بازار' کراچی)

مولوی قاسم نانوتوی آگے چل کر لکھتے ہیں:

علم وعمل کی چلے غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جاوے جو میں نے
عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ
اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا
خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"۔ (تحذیر الناس ص ۱۸)

یہی نانوتوی صاحب مرتد قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کو دعوائے نبوت کی بنیاد
فراہم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی بھی پیدا ہو تو پھر بھی
خاتمیت محمدی ﷺ میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر
کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے"

(تحذیر الناس ص ۳۴)

بالجملہ

مولوی زکریا سہارنپوری نے درود شریف سے بغض ظاہر کرتے ہوئے تھانوی
صاحب کو بنیاد بنایا ہے اور جگہ جگہ حضرت تھانوی حضرت تھانوی کی گردانیں کی ہیں
اس حضرت تھانوی کی گستاخانہ عبارت ملاحظہ ہو

پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو
دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے' یا کل غیب
اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم
غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی

حاصل ہے"۔ (حفظ الایمان ص ۱۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ' کراچی)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی عبارت ملاحظہ ہو بقول سہارنپوری جس کے حرم
شریف میں داخل ہونے سے حرم شریف انوار سے بھر جاتا ہے' آگے پیچھے ظلمات کا
ڈیرہ ہوتا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ
جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا ہے کہ

"الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط
زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے دلیل محض قیاس فاسدہ سے
ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان وملک الموت کو
یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی' فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے
کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔

(براہین قاطعہ صفحہ ۵۵ مطبوعہ دارالاشاعت' اُردو بازار' کراچی)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی البراہین القاطعہ ان تمام کے استاذ الکل مولوی
رشید احمد گنگوہی کی گستاخانہ عبارات بھی ملاحظہ ہوں' لکھا ہے:

کسی عرس میں شرکت جائز نہیں

سوال: جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جاوے اور تقسیم شیرینی ہو
شریک ہونا جائز ہے یا نہیں۔ (مرسلہ میر محبوب علی صاحب دہلی درمیہ کلاں)

جواب: کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود
درست نہیں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۳۸ مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دکان نمبر ۲ اُردو بازار' کراچی)

گنگوہی صاحب اپنے ایک فتویٰ میں لکھتے ہیں:

محرم میں تمام رسوم بدعت ہیں

سوال: محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔ فقط

(فتاوٰی رشیدیہ ص ۱۴۰، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دکان نمبر ۲، اردو بازار کراچی)

گنگوہی صاحب کا ایک اور فتوٰی پیش خدمت ہے

محفل میلاد مشروعہ کا حکم

سوال: محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف وگزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔ فقط۔

(فتاوٰی رشیدیہ ص ۲۳۵، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دکان نمبر ۲، اردو بازار کراچی)

از یں قسم کی عبارات کی وجہ سے جب علماء دیوبند عنداللہ وعندالناس قابل نفرت قرار پائے تو مولوی سہارنپوری وغیرہ ان کی بے جا تعریف کر کے لوگوں کے دلوں سے ان کی نفرت ختم کرنے کی کوشش میں سرگرداں نظر آتے ہیں۔

الغرض یہ لوگ ایسی خبیث عبارات کی وجہ انتہائی بدنام ہو چکے ہیں تو تبلیغی نصاب میں ان کے تقدس کا پرچار کرتے ہوئے ان کی بدنامی دھونے کی دانستہ کوشش کی گئی ہے۔

مولوی زکریا صاحب نے اس رویہ نامرضیہ کو جگہ جگہ اپنایا ہے کہ کلام کا آغاز صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کرتے ہیں اور اختتام اپنے ابا جی یا کسی دوسرے دیوبندی پر

بعض مقامات پر تو انتہائی وسعت ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے بڑوں کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے برابر بلکہ برتر ظاہر کرنے میں حیا کا دامن بالکل چھوڑ دیا ہے۔ بالخصوص جنتی نوجوانوں کے سردار حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو پھول سیدۃ نساء العالمین سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے فرزندان گرامی اور حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے علم وکمالات کے وارثان برحق حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے ذکر شریف میں سہارنپوری شیخ الحدیث بقول مداحین صاحب سرنبی (العیاذ باللہ تعالیٰ) نے جو ظلم کیا ہے۔ الامان والحفیظ اگر یزید اسے دیکھ یا سن لے تو یقیناً شرمندہ ہو کر رہ جائے۔

مولوی زکریا سہارنپوری کے ہاتھ کی صفائی اور اعلیٰ درجہ کی چالبازی ملاحظہ ہو کہ رسالہ کا نام ہے۔ فضائل ذکر: جس میں آیات واحادیث واقوال متقدمین سے ذکر باری تعالیٰ کی فضیلت واضح کر رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے پروگرام کے مطابق اپنے مولویوں کی برتری اس انداز میں بیان کرتے ہیں کہ سننے والا چکرا کر رہ جاتا ہے۔ رسوائے زمانہ کتاب براہین قاطعہ کے مؤلف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق سہارنپوری کی غیر انسانی حرکت ملاحظہ ہو۔

" تذکرۃ الخلیل یعنی سوانح حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ میں بروایت مولانا ظفر احمد صاحب لکھا ہے کہ حضرتؒ کے پانچویں حج میں جس وقت حضرتؒ مسجد الحرام میں طواف قدوم کے لئے تشریف لائے تو احقر مولانا محب الدین صاحبؒ (جو اعلیٰ حضرت مولانا الحاج

امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نور اللہ مرقدہٗ کے خاص خلفاء میں تھے اور صاحب کشف مشہور تھے) کے پاس بیٹھا تھا۔ مولاناؒ اس وقت درود شریف کی ایک کتاب کھولے ہوئے اپنا وِرد پڑھ رہے تھے کہ دفعتہً میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے: اس وقت حرم میں کون آ گیا کہ دفعتہً سارا حرم انوار سے بھر گیا۔ میں خاموش رہا کہ اتنے میں حضرتؒ طواف سے فارغ ہو کر مولانا کے پاس سے گزرے۔ مولانا کھڑے ہو گئے اور ہنس کر فرمایا کہ میں بھی تو کہوں آج حرم میں کون آ گیا"۔

(مولوی زکریا سہارنپوری' فضائل ذکر ص ۳۲۹-۳۴۸ مشمولہ فضائل اعمال' مطبوعہ قدیمی کتب خانہ' مقابل آرام باغ' کراچی)

الغرض شیخ الحدیث سہارنپوری نے اپنے پروگرام کے مطابق اکابرین دیوبند کی ستائش وتشہیر کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس کے مطابق وہ تھانوی صاحب اور ان کی کتاب کا اشتہار دیتے ہوئے لکھتے ہیں (جس کا حوالہ سوال میں بھی موجود ہے) کہ حضرت تھانوی زاد السعید میں لکھتے ہیں۔

درمختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت (الیٰ آخرہ)

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے درمختار کے حوالہ سے سراسر غلط لکھا ہے ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے عبارت سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔

کیونکہ یہ عبارت عام فہم اور سلیس ہے نیز اگر یہ کہیں کہ عبارت سمجھ نہیں سکا تو ایسے شخص کو ہزار کتابوں کا مصنف کہنا سراسر غلط ہوگا۔ البتہ دوسری بات ہی قرین قیاس بلکہ نفس الامری ہے کہ تھانوی صاحب کے دل میں درود شریف سے بغض ہے اور لوگوں کو مل بیٹھ کر درود شریف پڑھتے سننا دیکھنا گوارا نہیں کر سکتا تو اس نے درمختار کے حوالے سے صریح کذب بیانی کرتے ہوئے اپنی بیماری کا اظہار کر دیا اور پہلے جھوٹ بنایا اور پھر اس پر غلیظ تبصرہ کر دیا کہ اس سے معلوم ہوا بعض جگہ جو رسم ہے کہ نمازوں

کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں' قابل ذکر ہے۳' درمختار رقم ۴۴۱۹

زاد السعید ۱۶

عربی محاورہ ہے کہ

ثبت الجدار ثم انقش

اگر نقش ونگاری کا ذوق ہے تو پہلے دیوار قائم کرو

تھانوی صاحب کو اس غلیظ اور قبیح تبصرہ کیلئے کسی بنیاد کی ضرورت تھی وہ تو انہیں مل نہیں سکی تو انہوں نے کذب بیانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلے درمختار کے حوالہ سے جھوٹ تراشا اور پھر اس پر قبیح تبصرہ کر دیا۔ حتیٰ کہ بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کو چلانا قرار دیا جو کہ درود شریف سے اس کی مرض بغض کی واضح علامت ہے مگر ان کو یاد ہونا چاہئے کہ پہلے دور کے منافقین جس قدر عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے چڑتے تھے تو اللہ تعالیٰ اس قدر بلکہ اس سے بڑھ کر عظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر فرما دیتا تا کہ ان کے دل اور جلیں اور ان کے مرض بغض کی آگ اور تیز ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ:

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا (البقرہ)

میں اسی چیز کو بیان فرمایا گیا ہے۔

اکابرین واصاغرین دیوبندی کی بوالعجبی

سائل نے سوال کے ساتھ جو زاد السعید کے مطلوب صفحہ کی فوٹو کاپی ارسال کی ہے اس میں محشی نے جو گل کھلایا ہے اسے دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ دار العلوم دیوبند اور

اس کے ذیلی اداروں میں تخصص فی الخیانۃ العلمیہ کا سپیشل کورس کرایا جاتا ہے۔

اس کی وضاحت یہ ہے کہ زادالسعید میں دو باتیں ہیں

ایک درمختار کے حوالہ سے

دوسری تھانوی صاحب کا قبیح تبصرہ

تخریج کرنیوالے مولوی شیر علی تھانوی نے درمختار کی عبارت کے اختتام پر حوالہ دینے کی بجائے تھانوی صاحب کی عبارت کے اختتام پر نمبر ۳ دے کر حاشیہ پر درمختار رقم ۱۹۴۴ لکھ کر یہ تاثر دینے کی ناکام کوشش کی ہے کہ دونوں عبارتیں

۱- درمختار میں ہے الخ

۲- اس سے معلوم ہوا کہ الخ

درمختار کی ہیں جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ پہلی عبارت درمختار کی ہے جس میں پہلے تھانوی صاحب نے بددیانتی کی پھر سہارنپوری صاحب مکھی پر مکھی مارتے ہوئے بددیانتی کے مرتکب ہوئے اور رہی سہی کسر محشی شیر علی تھانوی نے نکال دی کہ دونوں عبارتوں کو ایک کرتے ہوئے حوالہ اس انداز میں دیا کہ قارئین سمجھیں کہ یہ ساری باتیں درمختار سے نقل کی گئی ہیں حالانکہ یہ سراسر خلاف واقع ہے۔

بندۂ ناچیز تمام ذریت دیوبند سے یہ دریافت کی جسارت کرتا ہے کہ تم نے جن حضرات کو اپنا ہادی، رہبر اور مرشد سمجھ رکھا ہے ان کی علمی کارگزاری آپ کے سامنے ہے۔ فقیر نے اس عبارت کے حوالہ سے، تھانوی صاحب، سہارنپوری صاحب اور شیر علی تھانوی کی جو بددیانتی بیان کی ہے اس کی تعصب سے بالاتر ہو کر تحقیق کرو اگر یہ بددیانتی نہیں بنتی تو فقیر کی زبان اور ہاتھ کاٹنے کی تمہیں تحریری اجازت ہے اور اگر یہ واقعۂ بددیانتی ثابت ہو جائے (جب کہ ہے یہ بددیانتی ہی) تو چلہ کشی کے بستروں کو آگ لگاتے ہوئے ان بددیانت اور خائن مولویوں سے لاتعلقی کا اعلان کر دو اور پھر

آپ محبت سے، ولولہ سے، عشق و مستی سے، انس وتشکر سے، باہم مل کر ذوق وشوق سے درود وسلام پیش کرو گے تو اس کا نظارہ ہی کچھ اور ہوگا۔

پھر جب تم امام اہل محبت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کا پیش کیا ہوا اردو زبان کا قصیدہ بردہ شریف

مصطفٰی جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

پڑھو گے تو تمہاری آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔

تمہارے دماغ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معطر ہو جائیں گے۔

تمہارے دل محبت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ومنور ہو جائیں گے۔

اور تمہاری روح ہر لحہ مدینہ شریف کی حاضری کیلئے بے تاب نظر آئے گی۔

اور قبر کا ذکر سن کر تمہیں کیڑے مکوڑے بے چین نہیں کریں گے بلکہ قبر میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک جوڑوں کی چمک دمک تمہارا مطمع نظر بن جائے گی اور تم امام اہل محبت کی زباں میں کہو گے

لحد میں عشق رخ شاہ کا داغ لے کے چلے

اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

حرف آخر

سوال کا جواب تو مکمل ہو چکا ہے آخر میں ایک بات مزید پیش خدمت ہے کہ ان حضرات کی ساری کوشش مسلمانوں کو بلند آواز سے درود شریف پڑھنے سے روکنے کے متعلق ہے۔ بمطابق حدیث قدسی

جَعَلْتُ ذِكْرَكَ ذِكْرِىْ

کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے تمہارے ذکر کو اپنا ذکر بنا دیا ہے۔

ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرِ خدا جل وعلا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو ذکر کرنے کا حکم دیا اور ذکر سن کر منافقین کی پیدا شدہ کیفیت کو بھی بیان فرما دیا۔

ارشاد ہوتا ہے:

اذکروا اللہ ذکرًا حتّٰی یقول المنافقون انکم تراء ون

کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر خوب کرو حتیٰ کہ منافق تمہیں ریاکار کہنا شروع کر دیں۔

(الترغیب والترہیب ۲ص ۲۵۶ تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۹۵)

ایک حدیث شریف میں ہے:

اکثروا ذکر اللہ حتّٰی یقولوا مجنون ۔

تم اس حد تک کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کہ وہ لوگ (پہلی حدیث کے مطابق منافق) تمہیں مجنون کہنے لگیں۔

(تفسیر ابن کثیر مطبوعہ مصر ج ۳ ص ۴۹۵)

ظاہر ہے کہ ریاکاری کا فتویٰ یا جنون کا طعنہ منافقین اس وقت یہی دیں گے جب کثرت سے اور بلند آواز سے ذکر کیا جائے گا' ورنہ مختصر ذکر کرنے اور وہ بھی آہستہ آواز سے تو منافقین تو نہ سنیں گے نہ ان کو تکلیف ہوگی اور نہ ہی چلانے سے تعبیر کریں گے تو مومنین کو حکم ہو گیا کہ تم منافقین کی پھبتیوں' فتووں اور زبان درازیوں کی پروا کئے بغیر اپنے خالق و مالک جل جلالہ کا ذکر بلند آواز سے زور سے اور کثرت سے کرتے رہو۔ یہی حکم درود و سلام کا ہے لہٰذا اس سے جلنے والے اور فتویٰ بازی کرنے والے حدیث شریف کے مطابق پکے منافق ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

پاکستان کی تاریخ کا اہم دن ۱۱ مئی 2013ء

ظہور احمد جلالی
خادم دارالافتاء
دارالعلوم محمدیہ اہلسنت
مانگا منڈی، ضلع لاہور

یکم رجب المرجب ۱۴۳۴ھ
بروز ہفتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس باب میں کہ زید نے بہ تتبع ایک عالم کے جس کی تصدیق ایک مفتی مسلمین نے بھی کی تھی دربارۂ قول ابن عباس ؓ جو درمنثور وغیرہ میں ہے۔ ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض ادم کآدمکم ونوحا کنوحکم ابراھیم کابراھیمکم و عیسیٰ کعیسٰکم ونبی کنبیکم کے یہ عبارت تحریر کی کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ حدیث مذکور صحیح اور معتبر ہے۔ اور زمین کے طبقات جدا جدا ہیں۔ اور ہر طبقے میں مخلوق خدا ہے اور حدیث مذکور سے ہر طبقہ میں انبیاء کا ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ میں ثابت ہوتا ہے۔ مگر اس کا مثل ہونا ہمارے خاتم النبین صلعم کے ثابت نہیں۔ اور نہ یہ میرا عقیدہ ہے۔ کہ وہ خاتم مماثل آنحضرت صلعم کے ہوں اس لیے کہ اولاد آدم جس کا ذکر ولقد کرمنا بنی آدم میں ہے۔ اور سب مخلوقات سے افضل ہے وہ اسی طبقہ کے آدم کی اولاد ہے۔ بالاجماع اور ہمارے حضرت صلعم سب اولاد آدم سے افضل ہیں تو بلا شبہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہوئے۔ پس دوسرے طبقات کے خاتم جو مخلوقات میں داخل ہیں۔ آپ کے مماثل کسی طرح نہیں ہوسکتے۔ انتہی اور باوجود اس تحریر کے زید یہ کہتا ہے کہ اگر شرع سے اس کے خلاف ثابت ہوگا تو میں اسی کو مان لوں گا۔ میرا اصرار اس تحریر پر نہیں پس علماء شرع سے استفتاء یہ ہے کہ الفاظ حدیث ان معنوں کو محتمل ہیں یا نہیں۔ اور زید بوجہ اس تحریر کے کافر یا فاسق یا خارج اہل سنت وجماعت سے ہوگا یا نہیں۔ بینوا توجروا

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین و سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنے خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ وقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء

سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تأخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارہ نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور قد و قامت و شکل و رنگ و حسب و نسب و سکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اوروں کو ذکر نہ کیا۔ دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں ۲؎ اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے۔ باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لیے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل جھوٹے دعویٰ کرکے خلائق کو گمراہ کریں گے۔ البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے پر جملہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ اور جملہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں کیا تناسب تھا۔ جو ایک دوسرے پر عطف کیا اور ایک مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا۔ اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں اگر سد باب مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لیے اور بیسیوں موقعے تھے۔ بلکہ بنا خاتمیت اور بات پر ہے۔ جس سے تأخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے۔ اور افضلیت نبوی دوبالا ہوجاتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہوجاتا ہے جیسے موصوف بالعرض کا وصف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا مثال درکار ہو تو لیجئے زمین و کہسار اور در و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور ہماری غرض وصف

۲؎ اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کرتے ہیں

تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہما بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں۔ پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کرکے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہٗ عالم الغیب نہیں۔ (نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کرسکتا ہے؟ اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمام تر بے ہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی تو شریعت کیا ہوئی بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا بنا لیا جب چاہا مٹا دیا۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ)، و مجنون (پاگل)، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مؤمن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہوسکتا ہے۔ اور التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا

حضرت خضر کو ملا اس سے زیادہ پر قادر نہ تھے اور حضرت موسیٰ کو باوجود افضلیت کے نہ ملا تو وہ حضرت خضر مفضول کی برابر اس علم مکاشفہ کو پیدا نہ کر سکے پس آفتاب و ماہتاب کو جو اس ہیئت و وسعت نور پر بنایا اور ملک الموت اور شیطان کو جو یہ وسعت علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ[1] سے معلوم ہوا اب اس پر کسی افضل کو قیاس کر کے اس میں بھی مثل یا زائد اس مفضول سے ثابت کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام نہیں اول تو عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جاویں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہٰذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کے ایک قیاس فاسد سے عقیدہ خلق کا اگر فاسد کیا جاتا ہے تو کب قابل التفات ہوگا دوسرے قرآن و حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہو چکا پس اس کا خلاف کس طرح قبول ہو سکتا ہے بلکہ یہ سب قول مؤلف کا مردود ہوگا خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور مجلس نکاح کا مسئلہ بھی بحر الرائق وغیرہ کتب سے لکھا گیا تیسرے اگر افضلیت ہی موجب اس کی ہے تو تمام مسلمان اگرچہ فاسق ہوں اور خود مؤلف بھی شیطان سے افضل ہیں تو مؤلف سب عوام ہیں بسبب افضلیت کے شیطان سے زیادہ نہیں تو اس کی برابر تو علم غیب بزعم خود ثابت کر دیوے اور مؤلف خود اپنے زعم سے بہت بڑا اکمل الایمان ہے تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہوگا معاذ اللہ مؤلف کے ایسے جہل پر تعجب بھی ہوتا ہے اور رنج بھی ہوتا ہے کہ ایسی نالائق بات منہ سے نکالنا کس قدر دور از علم و عقل ہے، الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور خاصہ کی تعریف تہذیب

[1] جب کہ کسی کو فضیلت حاصل ہو [2] صریح دلائل [3] ایمان کے اعتبار سے بہت کامل [4] شیطان سے بڑا عالم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج کے پرفتن دور میں امت مسلمہ جس زوال وانحطاط کا شکار ہے اس کے اسباب میں سے ایک اہم سبب فرقہ واریت ہے جس سے نجات حاصل کرنا ہے ہر ذی عقل مسلمان کا اہم فریضہ ہے اس سے نجات کا آسان حل فتنہ پرور منافقوں کی پہچان ہے احادیث طیبہ میں جن کی واضح نشانیاں موجود ہیں۔ آیئے منافقوں کو پہچان کر خود کو اور اپنے عزیزوں کو ان کے شر سے بچائیں

آؤ منافقوں کو تلاش کریں

جن میں درج ذیل حدیث شریف کے مطابق دونوں نشانیاں موجود ہیں۔

1: مسلمانوں پر شرک کا فتویٰ لگانا۔ 2: موقع ملنے پر ان کو قتل کرنا۔

ترجمہ: صاحب سِر رسول اللہ ﷺ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اس نے اوڑھ لی ہو گی تو اسے اللہ جدھر چاہے گا بہکا دے گا وہ اسلام کی چادر سے صاف نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دیگا۔ اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کر دے گا اور اسے شرک سے متہم و منسوب کر دے گا (یعنی شرک کا فتویٰ لگائے گا) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے پوچھا اے اللہ کے نبی شرک کا زیادہ حقدار کون ہے؟ شرک کی تہمت لگایا ہوا یا شرک کی تہمت لگانے والا (پارہ نمبر 9 سورۃ الاعراف آیت نمبر 175)

یہ سند جید ہے اور صلت بن بہرام ثقہ کوفی لوگوں میں سے ہے اور ارجاء کے سوا اس پر کسی قسم کی تہمت نہیں امام احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔

بحوالہ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۶۵ ج ۲ مطبوعہ مصر)

نوٹ

محرف نسیم محمد میمن جوناگڑھی نامی مترجم نے اس اہم حدیث کے ترجمہ میں سولہ جھوٹ بولے ہیں۔ ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر مترجم کتابت شدہ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ تاجران کتب کراچی

عن ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اَلْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ (از صحاح ستہ ابن ماجہ شریف ص ۱۶)